REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۹/۱۴ ۳ وفا ۱۳۳۹ ہش ۳ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۱۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ایبٹ آباد یکم جولائی ۸ بجے شب

حضور اقدس کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

امریکہ کے ساتھ حالیہ معاہدہ کے متعلق جاپان نے روس کے تین احتجاج مسترد کر دیئے

"دوستانہ ہمسائیگی کے تعلقات اسی صورت میں پیدا ہو سکتے ہیں کہ فریقین ایک دوسرے کا احترام کریں"

ٹوکیو ۲ جولائی۔ امریکہ اور جاپان کے معاہدے سے متعلق جاپان نے روس کے تین احتجاج مسترد کر دیئے ہیں۔ کل مسٹر فوجی یاما وزیر خارجہ جاپان نے سفیر روس کو وزارت خارجہ میں طلب کیا۔ اور روس کے احتجاجوں کے جواب میں ایک مراسلہ دیا۔ جس میں روس کے اس خیال کو غلط قرار دیا گیا ہے کہ امریکہ اور جاپان کا معاہدہ جارحانہ مقاصد کے لئے کیا گیا ہے۔

مراسلہ میں روس کے طرز عمل پر اظہار افسوس کرتے ہوئے واضح کیا گیا کہ دوستانہ ہمسائیگی کے تعلقات اسی صورت میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہ فریقین ایک دوسرے کا احترام کریں۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ جاپان اس معاہدے کی بناء پر کسی ملک کو غیر قانونی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دے گا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

کی علالت اور درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر آجکل بیمار ہیں۔ اب آپ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے لاہور سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت درد دل سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

صنعتی اور تجارتی حلقوں کی طرف سے بجٹ کا خیر مقدم

"موجودہ حالات میں اس سے زیادہ متوازن بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا"

کراچی ۲ جولائی (پاکستان کے تجارتی و صنعتی حلقوں نے نئے مرکزی بجٹ کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ موجودہ حالات میں اس سے زیادہ متوازن بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تاہم یہ محسوس کیا گیا ہے کہ اس بجٹ میں صارفین کی مشکلات دور کرنے کا زیادہ مؤثر اہتمام نہیں کیا گیا۔

کراچی کے مشہور صنعت کار مسٹر قاسم دادا نے کہا ہے کہ بجٹ حوصلہ افزا ہے اور صنعتوں کو مزید دو سال سے چار سال تک انکم ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے سے صنعتی ترقی کی رفتار تیز تر ہو جائیگی آپ نے کمپنیوں کا ٹیکس گھٹانے پر بھی بڑی مسرت کا اظہار کیا ہے۔

کراچی کے ایک اور صنعت کار سیٹھ احمد داؤد نے کہا کہ نیا بجٹ بڑا متوازن ہے۔ اور یہ ملکی معیشت میں مسلسل اصلاح کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ نے بھی کمپنیوں کو ٹیکس میں رعایت دینے کا خیر مقدم کیا۔ ٹیکسوں میں اضافہ کے بارے میں سیٹھ احمد داؤد نے کہا نئے ٹیکس زیادہ نہیں۔ اور اس سلسلہ میں عوام کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ تاہم بہتر ہوتا کہ کاغذ پر سیلز ٹیکس نہ بڑھایا جاتا۔ اس طرح طالب علم خاص طور پر بہت خوش ہوتے۔ سیٹھ داؤد نے ترقیاتی منصوبوں کے لئے سرمایہ جمع کرنے کے سلسلہ میں انعامی بانڈ سکیم جاری کرنے کے فیصلہ کا بھی خیر مقدم کیا ہے۔

سکم کی سرحد پر چینی فوج کا اجتماع

گنٹوک (سکم) ۲ جولائی۔ تبت سے سکم پہونچنے والے بھارتی مسافروں سے پتہ چلا ہے کہ چینی فوجیں درہ تھانچلا کے قریب جمع ہو رہی ہیں۔ اس درے کا ایک سرا سکم میں واقع ہے۔ اس علاقے میں چینی فوجیں بڑی بڑی توپیں خندق توپیں اور دوسرا جنگی سامان بھی جمع کر رہی ہیں۔ ان مسافروں کا بیان ہے کہ اس علاقے میں وہ روسی ٹینک بھی دیکھے گئے ہیں جو انہوں نے دوسری عالمگیر جنگ میں استعمال کئے تھے

وزیر اعظم چین کا اظہار افسوس

ہانگ کانگ ۲ جولائی۔ نیو چائنہ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق مسٹر چو این لائی وزیر اعظم چین نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ چینی فوج نے ایک سرحدی تصادم کے نتیجہ میں چند نیپالی فوجیوں کو ہلاک اور چند ایک کو گرفتار کر لیا ہے۔ مسٹر چو این لائی نے مسٹر کوئرالا وزیر اعظم نیپال کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے کہ اگر کوئی نیپالی مارا گیا ہے تو حکومت چین کو اس واقعہ پر سخت افسوس ہے۔ اور اگر کوئی نیپالی گرفتار کیا گیا ہے۔ تو اسے فی الفور رہا کر دیا جائے گا

وزیر خارجہ چین نے بھی ایک بیان میں اس سرحدی تصادم پر دلی رنج کا اظہار کیا وزیر خارجہ نے کہا کہ متعلقہ افسروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ سارے واقعہ کی تفصیل بھیجیں۔

جنوبی کوریا کے وزیر تجارت کی برطرفی

سیئول ۲ جولائی۔ جنوبی کوریا کی عبوری حکومت کے وزیر تجارت کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ دو ماہ میں یہ دوسرا موقعہ ہے کہ وزیر تجارت کو برطرف کیا گیا ہے۔

مکرم مولوی صالح محمد صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ ۲ جولائی۔ آج شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ مبلغ اسلام مکرم مولوی صالح محمد صاحب گھانا مغربی افریقہ سے اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید فریضہ حج ادا کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر ان کے استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

— اکرا ۲ جولائی کل سے غانا جمہوریہ بن گیا ہے اور ڈاکٹر انکروما نے پہلے صدر جمہوریہ کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ اس موقعہ پر پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور دوسرے بہت سے ملکوں نے صدر [illegible]

غلط تشریح

مورخہ ۲۸ر جون سنہ ۱۹۶۰ء کے تسنیم میں صفحہ ۳ پر "چند اہم سوالات وجوابات" کے زیر عنوان ایک سوال کا مودودی صاحب کی طرف سے جواب شائع ہوا ہے۔ جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے

سوال":۔ پارہ تین رکوع آخر کی آیت میں ہے کہ اللہ نے تمام انبیاء سے آنے والے نبیؐ پر ایمان لانے اور اسے مدد پہنچانے کا عہد لیا تھا۔ آپ اس کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟

جواب:۔ آیتیں دو ہیں۔ سورۃ احزاب میں جس عہد کا بیان ہے جس میں حضورؐ سمیت سارے انبیاء شامل ہیں۔ اور آیت آل عمران میں جو عہد ہے وہ آنے والے نبیؐ پر ایمان لانے کا عہد ہے۔ قادیانی حضرات صرف کاٹ سورۃ احزاب کی آیت سے لیتے ہیں اور اسے سورۃ آل عمران کی آیت سے منتھی کر کے دونوں کے مضمون کو غارت کر ڈالتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں قرآن کا فہم حاصل نہیں کجا یہ بات کہ نبوت جیسی نعمت انہیں حاصل ہو"

(تسنیم ۲۸ر جون سنہ ۱۹۶۰ء ص ۳)

سورۃ احزاب کی آیہ کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے مودودی صاحب نے (تسنیم مورخہ ۱۲ر جون سنہ ۱۹۶۰ء) فرمایا ہے کہ:۔

"سلسلہ کلام سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوتی ہے کہ اس جگہ عہد سے مراد کونسا عہد ہے۔ مراد یہ حق تعالےٰ نے خدا کے احکام پر ثابت قدم رہنے اور کفار و مشرکین کے کہے پر نہ چلنے کا حکم فرمایا۔ اسی حکم کو تازہ کرنے کے لئے یہاں اس پابندیٔ عہد کا بیان فرمایا جو تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے لیا گیا تھا اور جس میں نبی آخر الزماں بھی واضح طور پر شامل تھے...... قادیانی کہتے ہیں کہ یہ عہد احکام کی پابندی کا عہد نہ تھا بلکہ نبوت اور رسالت کا عہد تھا اور مقصود یہ تھا کہ حضور کے بعد جو جو نبی آئے اس پر ایمان لایا جائے۔

(تسنیم ۱۲ر جون سنہ ۱۹۶۰ء)

ہم نے الفضل ۱۸/۱۹ جون سنہ ۱۹۶۰ء میں مودودی صاحب کے ۱۲ر جون والے بیان کے متعلق واضح کیا تھا کہ سورۃ احزاب والی آیہ کے اندر الفاظ

لیسئل الصادقین
عن صدقھم۔

موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت صلعم سے جو عہد لیا گیا تھا وہ لیسئل الصادقین عن صدقھم کے متعلق تھا۔ جب عہد کا مضمون خود آیہ میں موجود ہے تو مودودی صاحب کی یہ زبردستی ہے کہ اس کو احکام کی پابندی کا عہد بنا رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے تسنیم مورخہ ۲۸/۶ میں سوال کے جواب میں پھر وہی بات دہرائی ہے جو غلطی سے انہوں نے پہلے کہدی تھی ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ کونسا قاعدہ ہے جس سے خود آیہ میں بیان کردہ چیز کو جس پر عہد لیا گیا ہے چھوڑ کر ایک خود ساختہ بات کو پیش کر کے اس پر اصرار کیا جائے یہاں کسی قرینہ کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جس چیز پر انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت صلعم سے عہد لیا گیا ہے وہ خود آیہ میں لیسئل الصادقین عن صدقھم کے الفاظ میں واضح طور پر موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دفعہ جب کسی نے سوال کیا ہے اس نے الفضل کے اداریے پڑھکر سوال کیا تھا۔ مگر مودودی صاحب نے یا ان کے رپورٹر نے بات کو گول مول ہی رہنے دیا ہے۔ سوال تو سورہ بنی اسرائیل والی آیہ کریمہ کے متعلق کیا گیا تھا۔ مگر مودودی صاحب نے سورہ احزاب کا ذکر کر کے پھر وہی جواب ارشاد فرما دیا جو آپ نے اپنے درس میں فرمایا تھا۔ جو ہم اپنے اداریوں میں ثابت کر چکے ہیں کہ سراسر غلط ہے اور دونوں آیات میں صاف صاف لفظوں میں وہ چیز بیان کر دی گئی ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا ہے۔ البتہ مودودی صاحب نے یہاں مزید مغالطہ ڈالنے کے لئے ایک بات مزید یہی اور دوہرائی ہے کہ آپ نے سورہ بنی اسرائیل والی آیہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور قادیانیوں (؟) پر الزام لگایا ہے کہ وہ سورہ احزاب والی آیہ سے سورہ بنی اسرائیل والی آیہ کو منتھی کر دیتے ہیں (منتھی کا لفظ بڑا عالمانہ ہے)

اصل بات یہ ہے کہ سورہ بنی اسرائیل والی آیہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے لیسئل الصادقین عن صدقھم کی قسم کلمات بیان کی ہے اور فرمایا کہ وہ چیز جس کے لئے انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا وہ تھی

لما اتیتکم من کتاب
وحکمۃ ثم جاءکم
رسول مصدق لما معکم
لتؤمنن بہ ولتنصرنہ

یعنی عہد اس بات کا لیا گیا تھا کہ جب کوئی رسول آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ رسول کا لفظ خود اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ یہاں کسی خاص رسول کا ذکر نہیں اگر ایسا ہوتا تو ال تخصیص کا اس پر ضرور لگایا جاتا اور نرا رسولؐ کہنے کی بجائے الرسولؐ کہا جاتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کسی خاص رسول کے متعلق نہیں ہے۔ اسکے متعلق مودودی صاحب کے رپورٹر نے جو عجیب و غریب نوٹ دیا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

نوٹ:۔ آل عمران کی آیت میں انبیاء کے دو فریق کا بیان ہے۔ پہلا فریق وہ تمام سابق انبیاء ہیں جن سے آنے والے رسولؐ پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا۔ دوسرا فریق وہ رسولؐ ہے جس کے حق میں اور جس کے لئے ان سے عہد لیا گیا۔ مرزا صاحب نہ پہلے فریق میں شامل ہیں اور نہ دوسرے میں۔ (مرتب)

(روزنامہ تسنیم لاہور ۲۸ر جون سنہ ۶۰ء)

اس کو کہتے ہیں گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان تڑپ۔

افسوس ہے کہ "تڑپ" کا ہم معنی لفظ اردو میں نہیں۔ جناب نوٹ نویس نے انبیاء علیہم السلام کو دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ مگر معلوم نہیں دونوں میں آپ نے مابہ الامتیاز کیا رکھا ہے اور کونسا خط حقارت دونوں کے درمیان اور کہاں کھینچا ہے اصل بات یہ ہے کہ تفسیر بالرائے کا یہی نشان ہے کہ جس بات کی سمجھ نہ آئے اس کو ایسے گول مول الفاظ میں بیان کر دیا جائے کہ سننے والے بھٹکے رہ جائیں۔ ان حضرت کے لئے بات اس لئے مشکل بن گئی ہے کہ وہ صداقت سے گریز کر کے کوئی من گھڑت معنی آیہ کریمہ میں ڈالنا چاہتے ہیں ورنہ بات کوئی اتنی مشکل نہیں ہے۔ البتہ شرط یہ ہے کہ صداقت سے گریز کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ سورہ بنی اسرائیل والی آیہ میں انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کا نام نہیں لیا گیا مگر سورہ احزاب والی آیہ میں انبیاء علیہم السلام کے نام لئے گئے ہیں اور جنگ کہ کر آنحضرت صلعم کو بھی شامل کیا گیا ہے یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سورہ بنی اسرائیل والی آیہ میں شاید آنحضرت صلعم شامل نہیں ہیں حالانکہ اس کا کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر اب دونوں آیات پر غور کریں معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔

یعنی سورہ بنی اسرائیل میں بعض انبیاء علیہم السلام کا اجمالاً ذکر ہے نام کسی کا نہیں لیا گیا مگر سورہ احزاب میں بعض کا ذکر نام لے کر بھی کر دیا گیا ہے۔ سورہ احزاب میں رسول کی بجائے "الصادقین" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ہم اپنے گذشتہ اداریہ میں اس اعادہ کی وجوہات کسی قدر بیان کر چکے ہیں۔ یہاں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ دونوں آیات کا مضمون ایک ہے۔ اگرچہ الفاظ اور دونوں کے اپنے اپنے ماحول کے مطابق اغراض جدا جدا ہو سکتے ہیں۔

ہمیں توقع ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے دوست آئندہ آیات اللہ کی ایسی دور از قیاس تفاسیر کرنے سے گریز کریں گے جو آیات کے الفاظ اور ان کے ماحول کے مطابق پیدا نہ ہوتے ہوں جب سورہ احزاب والی آیہ میں لیسئل الصادقین عن صدقھم کے الفاظ موجود ہیں تو معلوم نہیں مودودی صاحب کس طرح فرماتے ہیں کہ اس آیہ کریمہ میں احکام کی پابندی کا عہد لیا گیا ہے۔ کیا آپ کے نزدیک یہ الفاظ نعوذ باللہ بلاوجہ داخل کر دئے گئے ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ مودودی صاحب کے رپورٹر آئندہ نشست میں مودودی صاحب سے مندرجہ ذیل سوال کا جواب لے کر ضرور تسنیم میں شائع فرمائیں سوال حسب ذیل ہے

"جب سورۃ احزاب میں "لیسئل الصادقین عن صدقھم" کے الفاظ موجود ہیں تو آپ کس طرح فرماتے ہیں کہ اس سورہ میں انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت صلعم سے پابندی احکام کا عہد لیا گیا ہے؟"

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

جو شخص تیز طبیعت ہو ہمیں اس کی طبیعت کے مطابق اس سے کام لینا چاہیئے اور جو نرم طبیعت ہو ہمیں اس سے اس کی طبیعت کے مطابق کام لینا چاہیئے آخر دین میں بھی بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں تیزی کی ضرورت ہوتی ہے ایسے کاموں پر تیز طبیعت والوں کو مقرر کر دینا چاہیئے۔ اور بعض کاموں میں نرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے کاموں پر نرم طبیعت والوں کو مقرر کر دینا چاہیئے۔ حکیم محمد عمر صاحب کی طبیعت میں جوش پایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجلس میں یہ سنا رہے تھے کہ کس طرح آپ کو پہلے سے لیکھرام کی ہلاکت کے متعلق الہام ہوا اور کس طرح وہ عین پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔ اور پھر گورنمنٹ کی طرف سے آپ کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے لئے ایک انگریز سپرنٹنڈنٹ پولیس آیا۔ جو لمبے قد کا تھا۔ ایک کمرہ کا دروازہ تنگ تھا۔ وہ اس میں سے گزرنے لگا۔ تو اس کے سر پر چوٹ لگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ واقعات سنا رہے تھے اور لوگ لطف لے رہے تھے کہ کس طرح یہ نشان پورا ہوا اور کس طرح قبل از وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کے متعلق خبر دی۔ جب آپ نے اس انگریز کے سر پر چوٹ لگنے کا ذکر کیا تو

حکیم محمد عمر صاحب

کہنے لگے حضور اس کے سر میں سے خون بھی نکلا تھا یا نہیں گویا ان کو اسی صورت میں ٹھنڈک پہونچ سکتی تھی۔ کہ اس کے سر میں سے خون نکلتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرائے اور فرمایا میں نے اس کی ٹوپی اٹھا کر نہیں دیکھا تھا کہ خون نکلا ہے یا نہیں۔ اب دیکھو باقی لوگ تو بیٹھے اس رنگ میں لذت لے رہے تھے کہ کس طرح یہ نشان پورا ہوا مگر ان کی فطرت میں جوش تھا ان کا دل چاہتا تھا۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے مامور کے گھر کی تلاشی لینے آیا ہے اس کو ضرور سزا ملنی چاہیئے تھی۔ ان کو اس رنگ میں لذت آ رہی تھی۔ تو اصلاح کے کاموں میں

اس بات کو ضرور مدِ نظر رکھنا چاہیئے

جماعتوں میں بعض دفعہ اسی وجہ سے فساد پیدا ہوتا ہے کہ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ جو تیز مزاج ہیں ان کو نرم بنا دیا جائے حالانکہ یہ بالکل ناممکن ہے۔ تم یہ کوشش مت کرو کہ اس کو نرم بنا کے رکھ دو بلکہ یہ کرو کہ ان کو جوش والے کاموں پر لگا دو اور جو نرم طبیعت والے ہیں ان کو نرمی کے کاموں پر لگا دو۔ پس فطرت کو بدلنے کی کوشش مت کرو۔ خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں کسی کی فطرت بنائی ہے۔ تم اس کو بدل نہیں سکتے۔ اگر تم اس سے کام لینا چاہتے ہو تو اس کے

دائرہ کے اندر

رکھ کر اس سے کام لو۔ ورنہ تم بھی ناکام رہو گے۔ اور وہ بھی ٹوٹ جائے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعلق جو فرمایا ہے کہ یہ ٹیڑھی پسلی کی طرح ہیں اگر تم ان کو سیدھا کرنا چاہو گے تو یہ ٹوٹ جائیں گی۔ اس میں بھی آپ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ فطرت نہیں بدل سکتی پس فطرت کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے ورنہ اصلاح کی بجائے ناکامی ہوگی۔

فرمایا۔ مجھے اس مضمون کی طرف اس لئے خیال آیا کہ آج ہی مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم

کی طبیعت کیسی تھی۔ آیا ان میں جوش پایا جاتا تھا یا نرم مزاج تھے۔ میں نے کہا ان کی طبیعت میں جوش پایا جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے تھے کہ لکھنؤ کا ایک شخص جو عرب میں رہ آیا تھا۔ اور اس وجہ سے عرب کہلاتا تھا آپ کی مجلس میں آکر بیٹھ گیا۔ اس کو لاہور کے میاں چٹو یہاں لائے تھے وہ منافق طبع آدمی تھا۔ جب میاں چٹو کے پاس آیا تو چکڑالوی مذہب کی تائید کرنے لگا۔ میاں چٹو ان کو لے کر یہاں آئے۔ یہ دکھانے کے لئے کہ عرب لوگ بھی چکڑالوی ہیں۔ پنجابی لہجہ ایسا ہے کہ قاف اچھی طرح ادا نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ جو فرمایا کہ قرآن شریف میں یوں آیا ہے۔ تو وہ اپنی عربیت جتانے کے لئے کہنے لگا۔ آپ اچھے مسیح ہیں آپ تو قاف بھی ادا نہیں کر سکتے۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ آپ لوگ الفاظ کے پیچھے پڑے ہیں اور میں

قرآن مجید کی روح

کو لیتا ہوں جس وقت اس نے یہ الفاظ کہے کہ آپ کیسے مسیح ہو سکتے ہیں۔ آپ تو قاف بھی اچھی طرح ادا نہیں کر سکتے تو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے اس کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا دوسری طرف مولوی عبد الکریم صاحب بیٹھے تھے۔ ان کو بھی جوش آ گیا کہ یہ ایسی گستاخی کرنے والا ہے کون۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کہہ کر روک دیا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیئے۔ پھر جب صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض بیعت کر کے واپس کابل گئے تو اگر کوئی نرم مزاج ہوتا۔ تو جا کر خاموش بیٹھ جاتا۔ مگر ان کی طبیعت میں جوش تھا انہوں نے جاتے ہی اصلاح و ارشاد کا کام شروع کر دیا۔ جب لوگ انہیں منع کرتے تو فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں قتل سے نہیں ڈرتا۔ مجھے تو خدا نے پہلے سے بتا دیا ہوا ہے۔ کہ میرے قتل کے بعد ساتویں دن

کابل میں قیامت

آجائے گی۔ پھر جس وقت آپ کو زمین میں گاڑ کر پتھر مارنے لگے۔ اگر کوئی نرم مزاج ہوتا۔ تو کانپنے لگ جاتا۔ تلوار سے قتل کرنا اور چیز ہے۔ مگر پتھروں سے مارنا بالکل اور چیز ہے۔ اس وقت اگر کوئی کمزور شخص ہوتا تو پہلے ہی بے ہوش ہو جاتا۔ مگر صاحبزادہ صاحب رض نے بڑی دلیری سے جان دی۔ ادھر سے پتھر پڑ رہے تھے۔ اور ادھر وہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے خدا ان لوگوں پر رحم کر ان کو علم نہیں۔ یہ سب آپ کی جرأت کا نتیجہ تھا۔ کمزور طبیعت والا یہ شان کہاں دکھا سکتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس زمانہ میں

اٹلی کا ایک انجینئر

کابل میں تھا اس نے ایک کتاب لکھی ہے۔ "انڈر دی ایبسولیوٹ امیر" اس میں اس نے یہ سارا واقعہ لکھا ہے۔ کہ اس واقعہ کو پیش کرتے تھے تو لوگ سمجھتے تھے کہ شاید یہ مبالغہ ہے۔ لیکن اس نے اس سے بھی زور دار الفاظ میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ احمدیت کا تو اس کو پتہ نہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ ایک فقیر تھا۔ جب اس کو سنگسار کرنے لگے تو اس نے کہا میرے قتل کے بعد ساتویں دن قیامت آجائے گی۔ چنانچہ اس کے قتل کے بعد عین ساتویں دن کابل میں آئنا

شدید ہیضہ

پھوٹا کہ ایک ایک دن میں سینکڑوں آدمی مرتے تھے۔ اور وہ لکھتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ گھبراہٹ کی وجہ سے نصر اللہ خاں کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ اور یہ کہہ رہا تھا کہ اس نے جو کہا تھا کہ میرے قتل کے ساتویں دن قیامت آجائے گی۔ شاید وہ قیامت آ گئی۔

پس صبر اور ایمان کا جو نمونہ صاحبزادہ صاحب رض نے دکھایا۔ نرم طبیعت کا آدمی یہ نمونہ کہاں دکھا سکتا تھا۔ غرض میں یہ کہہ رہا تھا کہ

انسان کی فطرت

کبھی نہیں بدلتی۔ جو تیز ہوگا وہ تیز ہی رہے گا اور جو نرم ہوگا وہ نرم ہی رہے گا۔ ان دونوں کے لئے خدا تعالیٰ نے کام بھی الگ الگ رکھے ہیں۔ تیز مزاج کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے کام بنائے ہیں۔ اور نرم مزاج کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے کام بنائے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رض کو حدیثیں جمع کرنے کا اتنا شوق تھا کہ ہر وقت مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ تاکہ انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سے زیادہ حدیثیں سننے کا موقعہ ملے چنانچہ جتنی حدیثیں

حضرت ابوہریرہ رض

سے مروی ہیں اور کسی صحابی نے اتنی حدیثیں بیان نہیں کیں۔ مگر لڑائی اور جہاد وغیرہ میں ابوہریرہ رض باقی صحابہ رض سے بہت پیچھے تھے۔ ان کی طبیعت اس قسم کی نرم تھی کہ جب حضرت علی رض اور حضرت معاویہ رض کی لڑائی ہوئی۔ تو ابوہریرہ رض

کبھی حضرت علیؓ کے لشکر میں آجاتے اور کبھی معاویہؓ کے لشکر میں چلے جاتے تو کسی نے پوچھا ابوہریرہؓ یہ کیا بات ہے کہ آپؓ کسی ایک طرف نہیں رہتے کبھی وہاں چلے جاتے ہیں اور کبھی یہاں چلے آتے ہیں کہنے لگے بات دراصل یہ ہے کہ کھانا معاویہؓ کا اچھا ہوتا ہے اسلئے کھانے کے وقت میں وہاں چلا جاتا ہوں اور نماز کا مزا علیؓ کے پیچھے آتا ہے اسلئے نماز کے وقت میں یہاں آجاتا ہوں اب یہ کیسی گری ہوئی بات تھی۔ مگر حدیثیں جمع کرنے میں ان کو کمال حاصل تھا چوبیس گھنٹے مسجد میں بیٹھے رہتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو میں ادھر ادھر ہو جاؤں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئیں اور آپؐ کی

کوئی بات

سننے سے رہ جائے۔ اب یہ کام ایک جوشیلی طبیعت کا آدمی کہاں کر سکتا تھا کہ چوبیس گھنٹے مسجد میں بیٹھا رہے۔ پس خدا تعالےٰ نے دونو قسم کے لوگوں کے لئے کام بنائے ہیں مومن کا کام ہے کہ دونوں سے کام لے۔ نرم مزاج والے کو ایسے کام میں لگا دے۔ جو اس کی فطرت کے مطابق ہو اور سخت مزاج والے کو ایسے کام میں لگا دے جو اس کی فطرت کے مطابق ہو۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ھے

قادیان کا مقدّس مینار

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مقیم قادیان)

سنہ ۱۹۰۰ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے بعض پیشگوئیوں اور خدائی اشاروں کے ماتحت قادیان کی مسجد اقصےٰ میں ایک مینار تعمیر کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور اس مینار کی اغراض اپنے اشتہار مجریہ ۲۸ر مئی ۱۹۰۰ء میں شائع فرمائیں۔ حضرت اقدسؑ نے اس میں علاوہ دیگر امور کے تحریر فرمایا کہ:-

"جس خدا نے مینارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مردہ حالت میں اسجگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی۔ جو انسان بناتے ہیں۔ بلکہ انسانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔"

اس مقدس مینار کی بنیاد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی لیکن یہ مینار بوجہ چند در چند رکاوٹوں کے حضور اقدس علیہ السلام کے عہد مبارک میں اور پھر خلافت اولیٰ کے زمانہ میں تکمیل پذیر نہ ہوسکا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ آپ نے اپنے عہد زریں میں منارۃ المسیح کی عمارت کی تکمیل فرمائی اور حضرت اقدس علیہ السلام کے منشاء مبارک کے ماتحت اس مینار پر گھڑیاں نصب کرائیں۔ اور روشنی کے لئے لیمپ لگوائے اور یہ مقدس مینار اہلیان قادیان و مضافات کو صحیح وقت کی اطلاع و احساس کراتا اور گردوپیش کے ماحول کو روشنی سے منور کرتا رہا۔ اس دوران میں سلسلہ حقہ پر عسر و یسر کے کئی دور آئے اور ایک دفعہ جب جماعت کی مخالفت سخت زوروں پر تھی تو بعض معاندین سلسلہ نے یہ دعوےٰ کیا کہ نہایت قلیل عرصہ میں اس مینار کو زمین کے ساتھ پیوست کر دیا جائے گا لیکن وہ قادر و قیوم خدا جس نے اس مینار کو اسلام کی مردہ حالت میں روح ڈالنے کے لئے فتح نمایاں کا نشان بنایا تھا خود اس کا محافظ و نگہبان رہا۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء کے پُر آشوب ایام میں بھی جب تباہی ہر طرف اپنا دامن پھیلا رہی تھی یہ مقدس مینار خدائی وعدوں کے ماتحت محفوظ و مصئون رہا اور نہایت نازک اور پُرخطر حالات میں بھی الٰہی نصرت سے اس مقدس مینار سے روزانہ بلا ناغہ پانچوں وقت اسلامی توحید و رسالت کی آواز اذان کے ذریعہ گونجتی رہی اور ان حالات میں بھی جب کہ مشرقی پنجاب کے اکثر اضلاع اذان کی گونج سے یکسر محروم ہو چکے تھے قادیان کے کمزور اور ناتواں درویشوں کو اس مقام سے نعرۂ حق بلند کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خدائی وعدوں کے ماتحت اس مقدس مینار سے اب بھی جب کہ مشرقی پنجاب میں اسلام کی حالت کالعدم ہو چکی ہے زندگی کی روح پھونکی جا رہی ہے اور یہ نظارہ کیا خوشکن ہے کہ گذشتہ تیرہ چودہ سال سے ڈیڑھ لاکھ کے قریب غیر مسلم حضرات موجودہ غیر معمولی حالات میں بھی ہندوستان کے مختلف علاقوں سے بالعموم اور مشرقی پنجاب سے بالخصوص منارۃ المسیح کی زیارت کے لئے آچکے ہیں۔ اور یہ سفید مینار اور اس کے گردوپیش بسیرا کئے ہوئے درویش ان لوگوں کے لئے باعث کشش بنے ہوئے ہیں۔

جب یہ زائرین مینار دیکھنے کے لئے آتے ہیں تو پہلے ان کو "دفتر زیارت" میں بٹھایا جاتا ہے۔ اس دفتر کی دیواروں پر اسلام کی صداقت و تعلیمات کے متعلق موٹے حروف میں قطعات آویزاں ہیں اور بعض ضروری فوٹو بھی لگے ہوئے ہیں۔ جو لوگ قادیان میں اپنے کسی رشتہ دار یا دوست کو ملنے یا کسی خوشی یا غمی کی تقریب میں شمولیت کے لئے آتے ہیں وہ محلہ احمدیہ میں مینار اور دیگر مقدس مقامات دیکھنے کے لئے ضرور تشریف لاتے ہیں اور ان کو دفتر زیارت میں بٹھا کر کلمہ حق پہنچایا جاتا ہے اور سلسلہ حقہ کے حالات بھی بتائے جاتے ہیں۔ جن سے بفضلہ تعالےٰ بہت سے دوستوں کی غلط فہمیاں اسلام و احمدیت کے متعلق رفع ہو جاتی ہیں اور ان کے قلوب روحانی زندگی کے پیغام سے متاثر ہوتے ہیں ان زائرین کو اسلامی لٹریچر اردو۔ انگریزی۔ ہندی اور گورمکھی وغیرہ زبانوں میں بھی حسب موقعہ دیا جاتا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد جو لوگ قادیان میں زیارت مقامات مقدسہ کے لئے یا موجودہ غیر معمولی حالات میں قادیان میں احمدی مسلمانوں کے قیام اور جماعت احمدیہ کی اہمیت کے پیش نظر اس مقدس بستی میں تشریف لائے اور ان کو اسلام و احمدیت کا روح پرور پیغام پہنچایا گیا۔ ان میں ہندوستان کی بہت سی شخصیتیں بھی شامل ہیں۔ مثال کے طور پر شری این۔ وی گیڈگل گورنر صاحب پنجاب۔ شری کے۔ ایم کریاپا سابق کمانڈر انچیف افواج ہند۔ شری ایم۔ ایس تھمایا موجودہ کمانڈر انچیف۔ اچاریہ ونوبا بھاوے لیڈر بھودان تحریک۔ ڈاکٹر ست پال سابق سپیکر پنجاب اسمبلی۔ مس مردولا سارا بائی۔ شری گوپی چند بھارگو چیف منسٹر پنجاب۔ سردار سورن سنگھ وزیر حکومت مرکزی ہند۔ مولانا مسعودی ممبر پارلیمنٹ و چوہدری محمد شفیع ممبران پارلیمنٹ از ریاست کشمیر۔ پنڈت موہن لال وزیر حکومت پنجاب۔ چوہدری سندر سنگھ وزیر پنجاب۔ مسٹر حسین شہید سہروردی سابق وزیر اعظم پاکستان۔ مسٹر بھیم سین سچر وزیر اعلےٰ پنجاب۔ شری پربودھ چندر وزیر پنجاب۔ سردار ایشر سنگھ مجیٹھیل وزیر پنجاب۔ لالہ جگت نرائن وزیر پنجاب سردار اجیل سنگھ صاحب وزیر پنجاب۔ سردار گوردیال سنگھ صاحب ڈھلوں سپیکر پنجاب اسمبلی ماسٹر تارا سنگھ صاحب اکالی لیڈر و گیانی کرتار سنگھ وزیر پنجاب وغیرہم قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے بعض معززین ایک سے زیادہ دفعہ تشریف لائے ہیں۔ ان کے علاوہ بیسیوں کی تعداد میں ممبران پارلیمنٹ و اسمبلی ملک کے مشہور اخبار نویس اور صحافی نیز سرکاری افسران اور پبلک لیڈر تقسیم کے بعد قادیان تشریف لا کر پیغام حق سن چکے ہیں یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اب بھی جبکہ قادیان "داغ ہجرت" کے بعد غیر معمولی حالات میں سے گذر رہا ہے اور اسکی مقدس ہستیاں جو اسکی روح رواں تھیں اور انتہائی طور پر باعث کشش و جذب اور سرچشمہ معرفت الٰہی و حیات جاودانی ہیں قادیان سے عارضی طور پر جا چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا وہ وعدہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے "یاتون من کل فج عمیق" کے الفاظ میں فرمایا گیا تھا پورا ہو رہا ہے اور لوگ دور و نزدیک سے جوق در جوق اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے اس شیریں چشمہ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں اور کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جبکہ بیسیوں بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ قادیان کے سفید مینار کو دیکھنے اور اپنی روحانی تشنہ کامی کو دور کرنے کے لئے یہاں نہ آتے ہوں

وصولی چندہ وقف جدید کے بارہ میں

ضروری وضاحت

چندوں کی وصولی کے متعلق جماعتی روایات یہ ہیں کہ تمام متعلق چندہ جات مقامی سیکرٹریان مالی ہی وصول کرتے ہیں۔ چندہ وقف جدید بھی اس طریق کار سے مستثنےٰ نہیں ہے اور اس کی ادائیگی سیکرٹریان مال ہی کے ذریعہ ہونی چاہیئے۔ وقف جدید کے دوسرے چندہ جات مثلاً اشاعت لٹریچر اور خدمت خلق براہ راست ناظم تعلیم وقف جدید کے نام بھی بھجوائے جا سکتے ہیں۔

جن انسپکٹران یا معلمین کو رسید بکیں دی گئی ہیں وہ بھی صرف موخر الذکر چندہ جات ہی ان رسید بکوں پر وصول کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے آپ کو مرکز کا نمائندہ ظاہر کر کے بغیر رسید کے چندہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ احباب جماعت ہرگز کسی ایسے شخص کو چندہ نہ دیں کیونکہ نہ صرف رسید بک بلکہ مرکز کی طرف سے وصولی کا اجازت نامہ ہونا بھی ضروری ہے۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

یہ سفید مینار اللہ تعالےٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے اور اسلام کی روحانی قوت وبرکت اور فتح کی تجلی گاہ ہے۔ مبارک ہے وہ وجود جس کے مقدس ہاتھوں سے اس کی بنیاد رکھی گئی اور مبارک ہے وہ شخصیت جس کے ذریعہ اسکی تکمیل ہوئی

اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب بھی اس کی ظاہری اور مادی طاقت کمزور ہوتی ہے اس وقت اس کی روحانی قوت کا چشمہ زور سے پھوٹ پڑتا ہے۔ اور اس کی روحانی تاثرات اور تبلیغی صلاحیتیں بروئے کار آتی ہیں۔ جب سپین میں قرطبہ اور غرناطہ کی حکومتیں ختم ہو رہی تھیں۔ تو اس وقت سماٹرا وجاوا اور ملایا میں اسلام بغیر سیاسی طاقت کے سرعت سے ترقی کر رہا تھا۔ اسی طرح جب منگولوں کے حملہ سے بغداد میں عباسی خلافت مٹائی جا رہی تھی تو دنیا کے دوسرے علاقوں میں اسلام اپنے روحانی تاثرات سے غلبہ حاصل کر رہا تھا۔ سر آرنلڈ نے اپنی کتاب "پریچنگ آف اسلام" میں اس تاریخی حقیقت کا واشگاف الفاظ میں اظہار کیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:-

"ہمیں بلا شبہ یہ بات نظر آتی ہے کہ اسلام نے اپنی عظیم الشان اور مستقل تبلیغی فتوحات ان مقامات اور اوقات میں حاصل کیں جن میں اس کی سیاسی قوت کمزور ترین تھی جیسا کہ جنوبی ہندوستان اور مشرقی بنگال کے حالات کے مطالعہ سے نظر آتا ہے۔"

(پریچنگ آف اسلام صفحہ ۲۶۳)

اس زمانہ میں بھی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام اپنی روحانی تاثیرات اور تبلیغی صلاحیتوں کی برکت سے ضرور غالب آئے گا۔ اور قادیان کے مینار کی برکت سے ہندوستان میں اسلام کی مردہ حالت میں زندگی کی روح پھونکی جائے گی اور اللہ تعالےٰ اس کو فتح نمایاں عطا فرمائے گا بے شک یہ ادعا اس وقت دنیا کی نگاہوں میں عجیب ہے لیکن ذوالعجائب خدا اپنے وعدے کو جو اس نے امام وقت سے فرمایا ہے ضرور پورا کرے گا۔

واللّٰہ غالبٌ علیٰ امرہٖ وھو علیٰ کل شیئٍ قدیر۔ بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

فقط۔ والسلام

کینسر کا مرض ــــــ ضروری معلومات

(ترجمہ از محمد اسلم صاحب قریشی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

سوال:- کیا کینسر کے تحقیقی مراکز اس کی ہلاکت خیزی کو کم کرنے کا باعث ہو سکتے ہیں؟

ڈاکٹر ریوڈن- فرض کریں اگر ہم عام صحت مند لوگوں کی ایک جماعت کا اچانک معائنہ کریں تو اس میں بمشکل ایک فیصدی لوگ ایسے ملیں گے جو کینسر یا ابتدائی کینسر کے مریض ہونگے- اس صورت میں ان تحقیقی مراکز کو چلانے کے لئے جو اخراجات ہوں گے وہ کینسر کے cases کو معلوم کرنے کی نسبت بہت زیادہ ہوں گے مزید برآں اگر ساری پبلک ایسے معائنے کروانے شروع کر دے تو پھر اتنے ڈاکٹر مہیا نہیں ہو سکیں گے۔

سوال اکثر سننے میں آیا ہے کہ شمسی توانائی کی قوت علاج اور علم جراحی میں نئی ترقیات میں کینسر سے شفایاب کرنے کے امکانات موجود ہیں- کیا یہ واقعی درست ہے-

ڈاکٹر ہیلر:- میری رائے ہے کہ اب سرجری سے کینسر کے متعلق بہت تھوڑی معلومات حاصل ہوں گی- کیونکہ ہم نے اپنی تحقیقات کو انتہائی مراحل تک پہنچا دیا ہے-

ڈاکٹر رہوڈز:- کوئی ثبوت ترقی کے اس معیار تک نہیں پہنچا جو اس نظریئے کی تائید کر سکے کہ اعلیٰ قوتیں یا ایٹم کے مختلف ذرات کینسر کے خلیوں (cells) پر بہتر طریق علاج کے طور پر اثر ڈال سکتے ہیں-

سوال:- کینسر کے متعلق موجودہ تحقیقات کہاں تک امید افزا ہیں؟

جواب:- اس بات پر یقین کرنے کی معقول وجوہات ہیں کہ صحت مند آدمی کینسر کے خلاف قدرتی حفاظت کے سامان رکھتا ہے- ہم نہیں جانتے کہ یہ حفاظتی مشینری کیا ہے- لیکن اس کے متعلق زیادہ معلومات اور تحقیق سے ممکن ہے کہ ہم کوئی ایسا ٹیکہ نما ذریعہ علاج دریافت کر لیں جو کینسر کے خلاف محافظ ثابت ہو سکے-

ہم جانتے ہیں کہ بعض متعدی امراض کے زہر (viruses) بعض خاص قسم کے ریشوں (Tissues) سے تعلق رکھتے ہیں- مثلاً پولیو زہر (Polio virus) اعصابی نظام کے ریشوں (Tissues) پر حملہ کرتا ہے- ایک قابل غور بات یہ ہے کہ بعض زہر کینسر کے خلیوں سے بھی یہی تعلق رکھتے ہیں- ہمارے پاس دو زہر ایسے موجود ہیں جو کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر چوہوں میں کینسر کو ختم کر دیتے ہیں۔

کینسر کے خلیوں یا عام خلیوں میں بڑے معمولی لیکن نمایاں اختلافات ہیں- مثلاً کینسر کے خلیوں کی نوک کے اندر جو زہر ہوتا ہے وہ عام خلیوں سے مختلف ہوتا ہے- اور بظاہر یہ ممکن نظر آتا ہے کہ شائد ہم کینسر کے خلیوں کے تعمیری مادہ کے متعلق مختلف بیانات سے غلطی کھا جائیں یہ تعمیری مادے خلیوں کے ساتھ مل کر انہیں تباہ کر دیں گے- زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ کینسر کی گولیوں کا خیال ایک خیالِ خام سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا- لیکن آج ہمارے پاس بہت سی ایسی گولیاں (pills) موجود ہیں جو قریباً ایک تہائی کینسر کے مریضوں کو عارضی آرام مہیا کر سکتی ہیں- اس کے علاوہ مزید بہتر ادویہ کے لئے کوشش کی جا رہی ہے- اور اس سلسلے میں جو متحدہ کوشش ہو رہی ہیں وہ نہایت عظیم الشان ہیں چنانچہ ہر سال چالیس ہزار نا معلوم طاقتوں کی ادویات کو کینسر کے علاج کی غرض سے آزمایا جا رہا ہے-

سوال:- کیا کوئی ناگہانی سکیم فوری طور پر کینسر کا علاج دریافت کر سکتی ہے؟-

"ناگہانی" کی اصطلاح ایک ایسے پروگرام کا پتہ دیتی ہے جس نے کہ ایٹم بم کا سراغ دلایا تھا- لیکن کینسر کیلئے حالات مختلف ہیں- بم کے ساتھ تمام بنیادی اور سائنٹفک ہدایات پہلے ہی مہیا تھیں اور کام صرف اتنا تھا کہ انجینیرنگ کی ٹکنیک کو ترقی دے کر بنیادی کام کو بروئے کار لایا جائے- لیکن کینسر کے معاملے میں ہمارا بنیادی علم ہی ناکافی ہے- یہی وجہ ہے کہ زرِ کثیر صرف کرنے اور دو سال کی مدت کے بعد بھی ہم اس کے حتمی علاج کا دعویٰ نہیں کر سکے-

ڈاکٹر ڈائی ہل کا خیال ہے کہ ایک تیز رفتار پروگرام کینسر کا اصل یقینی علاج دریافت کرنے میں کامیاب ہو جائیگا

سوال:- کیا عنقریب کینسر کے مسئلے کا کوئی حل پیش کیا جائے گا؟

ڈاکٹر ریوڈن:- مجھے سنہ ۱۹۲۱ء کا ایک واقعہ یاد ہے- کہ ایک ذیابیطس کے مریض بچے کے غم سے پاگل باپ نے پوچھا "کیا اب بھی ہمیں اس بچے کی تکلیف کو طول دینا چاہیئے- جبکہ وہ کسی صورت میں بھی صحت یاب نہیں ہو سکتا کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ اُسے موت سے ہم آغوش ہونے دیا جائے"- اور اگلے ہی روز انسولین "Insulin" کی دریافت کا اعلان ہو گیا- اور آج وہ ذیابیطس کا مریض بچہ ایک بہت بڑا ڈاکٹر اور چار بچوں کا باپ ہے -

میں اس بارے میں کوئی اندازہ پیش نہیں کر سکتا کہ ہمیں کب کینسر کا علاج میسر آئے گا- ہو سکتا ہے کہ آنے والے چند منٹوں میں اس کا انکشاف ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کام کو کئی سال لگ جائیں-

ڈاکٹر رہوڈز:- عقل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ وہ عظیم الشان ریسرچ کا کام جو اس سلسلے میں جاری ہے ضروری ہے کہ بارآور ہو- میرا اپنا خیال ہے- کہ کامیابی ضرور نصیب ہو گی- لیکن تنہا ایک حیران کن دریافت سے نہیں بلکہ یہ کامیابی درجہ بدرجہ حاصل ہوگی اور یہ مسلسل جدوجہد کینسر کی فتح پر انجام پذیر ہو گی-

(ترجمہ از ریڈرز ڈائجسٹ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء)

وعدہ کا ایفاء لازمی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں "جب منہ سے وعدہ کرلو- تو پھر خواہ کچھ ہو اُسے پورا کرو اور اُسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔"

جو دوست باوجود خواہش کے ابھی تک سال رواں کا چندہ تحریک جدید ادا نہیں کر سکے وہ فوری طور پر ادا کرنے کی سعی بلیغ کرکے عنداللہ ماجور ہوں - (وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

میرے تایا زاد بھائی میاں نور احمد صاحب کراچی میں بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین - (عزیز احمد ربوہ)

سیٹو ۔ جنوب مشرقی ایشیا کا معاہداتی ادارہ

گزشتہ دنوں ۹ ماہ میں دوسری مرتبہ جنوب مشرقی ایشیا معاہداتی ادارہ (سیٹو) سے متعلق آٹھ ملکوں کے وزراء کا واشنگٹن میں اجتماع ہوا۔ اس سے پہلے سیٹو کا اجلاس لاؤس کی خطرناک صورت حال کے پیش نظر اپنے طرز عمل پر غور کرنے کے لئے گزشتہ ستمبر میں ہوا تھا۔ حالیہ کانفرنس سیٹو کے گزشتہ سال کے کام کا جائزہ لینے کے لئے ہوئی ہے۔ پانچ سال سے زیادہ عرصہ ہوا جب یہ ادارہ معرض وجود میں آیا تھا یہ ادارہ اجتماعی دفاع کے معاہدہ پر مبنی ہے جس پر منیلا میں آسٹریلیا۔ برطانیہ۔ نیوزی لینڈ پاکستان۔ فلپائن اور امریکہ کے نمائندوں نے دستخط کئے تھے اور جس پر فروری ۱۹۵۵ء سے عمل درآمد شروع ہوا ہے۔ یہ ممالک اس معاہدہ سے پہلے ہی دوستانہ معاہدہ کے ذریعہ ایک دوسرے سے منسلک تھے۔

بیرونی حالات

بیرونی حالات کے پیش نظر یہ معاہداتی ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ دراصل ۱۹۵۴ء میں ہند چینی کا فیصلہ ہوا جس کی رو سے ویٹ نام دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک شمالی ویٹ نام جو کمیونسٹوں کے زیر اقتدار ہے۔ دوسرا جنوبی ویٹ نام جو غیر اشتراکی ہے۔ اور ہند چینی کے دوسرے دو ممالک لاؤس اور کمبوڈیا نیز ...... آزاد غیر جانبدار شامل مملکتوں کی حیثیت سے باقی رہے۔

یہ بظاہر ایک غیر مستحکم صورت حال تھی جس میں چینیوں کی ہوس ملک گیری نے تشدد کی پالیسی پر عمل کر کے کچھ نہ کچھ حاصل کر لیا تھا اور جب کوریا کی جنگ کے بعد کوریا دو حصوں میں منقسم ہوا تو اس بات کی ضرورت اور شدید ہو گئی کہ چینیوں اور ان کے زیر اثر چھوٹے چھوٹے ملکوں کے حملہ سے بچانے کے لئے کوئی ادارہ قائم کیا جائے جو اس قسم کا لائحہ عمل تیار کرے۔

سالمیت کی ضمانت

چنانچہ معاہدہ منیلا میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس سے نہ صرف تھائی لینڈ۔ فلپائن اور پاکستان کی سالمیت کی ضمانت ہو گئی بلکہ خود ہند چینی تمام غیر اشتراکی علاقہ کمبوڈیا لاؤس اور جنوبی ویٹ نام بھی سفارتی ذرائع سے اس معاہدہ کے تحت آ گیا ہے۔ یہ "حفاظتی" نقطہ ان تینوں ملکوں کے اقتدار حکومت پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہوتا اور ان ملکوں کے لئے سیٹو کی رکنیت بھی ضروری نہیں ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ معاہدہ کی دفعہ ۴ کے تحت سیٹو طاقتیں ان تینوں ملکوں میں سے کسی ایک پر مسلح حملہ یا حملہ کرنے کی دھمکی کی صورت میں اسے سیٹو کے ممبر ملک پر حملہ تصور کریں گی۔

دفاعی ادارہ

چنانچہ سیٹو دفاعی اتحاد کا ایک ادارہ ہے جس کا خاص مقصد جنوب مشرقی ایشیاء اور مغربی بحر الکاہل میں اشتراکی حملہ کی روک تھام ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ ادارہ اپنے مقصد میں کس حد تک کامیاب رہا ہے اس کا کوئی دعویٰ نہیں کرے گا۔ گزشتہ ۱۹۵۵ء سے اب تک چینی اشتراکیت کی جارحانہ سرگرمیوں پر مکمل طور پر قابو پایا گیا ہے

سیکرٹری جنرل مسٹر پوٹ سارا سن نے سیٹو کونسل میں اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس حقیقت پر زور دیا ہے کہ ۶۰-۱۹۵۹ء میں اشتراکی جارحیت کا زور رہا ہے۔ تبتی قوم پر مظالم۔ ہندوستان پر چینی یلغار۔ اور لاؤس میں سرکشی اشتراکی تشدد کی زندہ مثالیں ہیں۔ تاہم یہ بات بلا خوف و خطر کہی جا سکتی ہے کہ سیٹو کے پانچ سالہ دوران قیام میں جنوب مشرقی ایشیاء میں بڑے پیمانہ پر کوئی جنگ نہیں ہوئی ہے

اپنی رپورٹ میں مسٹر پوٹ سارا سن نے تخریبی کارروائیوں کی دھمکی کو بھی کچھ کم خطرناک نہیں بتایا ہے۔ انہوں نے اس کو "قومی سلامتی اور ممبر ملکوں کے آزاد اداروں کو تہ و بالا کرنے کی مسلسل کوشش" بتایا ہے اس کوشش کے انسداد کے سلسلہ میں سیٹو کے صدر مقام بنکاک کا خاص کام اشتراکی سرگرمیوں کے بارے میں اطلاعات جمع کرنا اور ان کو ممبر حکومتوں اور عوام میں پیش کرنا ہے مسٹر پوٹ سارا سن نے اپنی رپورٹ میں آگے چل کر کہا ہے کہ تخریبی سرگرمیوں کا انسداد ممبر حکومتوں کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس طرح اشتراکی پروپیگنڈا سے متاثر ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ بھی خود ایشیائی عوام کو ہی کرنا ہے۔ ان کے لئے سیٹو کی اہمیت نہ اس کی فوجی مشقوں کی وجہ سے ہے اور نہ اس کے فنی و اقتصادی امداد کے منصوبوں کی بدولت بلکہ اس کی اہمیت کا راز یہ ہے کہ ہر نازک موقع پر بڑی طاقتیں ان کے ساتھ ہیں۔ م

(ص) استحکام میں مدد

ایسی صورت میں سیٹو ایشیائی حکومتوں کے استحکام میں بہت بڑا کام انجام دے رہا ہے اور اس طرح ان کے عوام کی فلاح و بہبود میں اس کا بڑا حصہ ہے۔ کیونکہ یہ حکومتیں عظیم پڑوسی کی مسلسل دھمکیوں کے پیش نظر اپنے ترقیاتی پروگراموں کو بروئے کار نہیں لا سکتی ہیں۔ لیکن اگر یہ بات طے ہو جائے کہ چین بلاواسطہ یا بالواسطہ ان میں سے کسی پر حملہ نہیں کرے گا تو جنوب مشرقی ایشیا کے ہر ملک اقتصادی اور سماجی ترقی کر سکتے ہیں۔

انتخابات ——— جداگانہ یا مخلوط

آئینی کمیشن کے سوالنامہ کے جواب میں چوہدری محمد علی نے جہاں اور کئی باتیں کہی ہیں وہاں یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ پاکستان میں آئندہ انتخابات مخلوط نہیں بلکہ جداگانہ بنیاد پر ہونے چاہئیں۔ سابق وزیر اعظم نے کہا ہے کہ یہ اقدام اکثریت کی رائے کے عین مطابق ہوگا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ چوہدری صاحب نے یہ کیوں فرض کر لیا کہ عوام کی اکثریت جداگانہ انتخاب کی حامی ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے اس معاملہ میں آج تک عوام کی رائے نہیں لی گئی۔ حتیٰ کہ چوہدری صاحب خود بھی برسر اقتدار رہے ہیں۔ ان کے زمانے میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا تھا۔ لیکن انہوں نے بھی اس سلسلہ میں عوام کو اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش نہ کی۔ شاید ان کو یاد ہو کہ اس وقت صوبائی اسمبلیوں نے یہ مسئلہ مرکزی مقننہ کی صوابدید پر چھوڑ دیا تھا اور مرکزی اسمبلی نے جداگانہ نہیں مخلوط انتخاب ہی کے طریق کار اختیار کیا تھا موجودہ حکومت کے عہد میں بھی بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات مخلوط بنیاد پر عمل میں آئے ہیں۔ لیکن کسی شخص نے اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ حالانکہ اگر یہ طریق کار عوام کی رائے کے خلاف تھا تو وہ یقیناً صدائے احتجاج بلند کرتے یا بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کا مقاطعہ کر دیتے۔ لیکن ان کی خاموشی سے ظاہر ہے کہ کسی کو بھی مخلوط انتخاب پر اعتراض نہیں ہے

واقعہ یہ ہے کہ جداگانہ انتخابات کی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ پاکستان میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے۔

میری رائے میں مخلوط انتخاب کا طریق کار باقی رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا کشمیر کے مسئلہ پر خوشگوار اثر پڑے گا کشمیر کی ایک بڑی حقانی آبادی نامسلموں پر مشتمل ہے اگر ان کا اعتماد حاصل کرنا مقصود ہے۔ تو انتخابات جداگانہ نہیں بلکہ مخلوط ہونے چاہئیں۔ یاد رہے کہ شیخ عبداللہ اور پریم ناتھ بزاز ایسے لوگ بھی جو کشمیر کی آزادی کے لئے جدوجہد میں مصروف ہیں۔ مخلوط انتخاب کے حامی ہیں۔

(آفاق ۳۱ جون ۶۰ء)

دورہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مکرم بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ضلع شیخوپورہ کی مجالس کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ ذیل میں ان کا پروگرام درج ہے۔ متعلقہ مجالس کے قائدین نوٹ فرمائیں اور ان سے پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام مجلس	تاریخ
۱	چک نمبر ۵ رتیاں	۴ جولائی ۶۰ء
۲	چک نمبر ۱۱ چھور	۶ "
۳	کوٹلی چھور	۸ "
۴	سرانوالی بھلیر	۹ "
۵	دہیڑ	۱۰ "
۶	چک نمبر ۵۴	۱۱ "
۷	کوٹ رحمت خاں	۱۲ "
۸	سانگلہ	۱۳ "
۹	چک نمبر ۳۳	۱۶ "
۱۰	چک نمبر ۱۸ بہوڑو	۱۷ "
۱۱	چک نمبر ۱۶۹ گرمولا	۲۲ "
۱۲	چک نمبر ۷۹ بھائیوال	۲۴ "
۱۳	چوہڑکانہ	۲۶ "
۱۴	کوٹ سوندہ	۲۸ "
۱۵	گجر	۲۹ "
۱۶	شیخوپورہ	۳۰ "
۱۷	بیداد پور	۳ اگست ۶۰ء
۱۸	مریدکے	۴ "
۱۹	نارنگ منڈی	۵ "
۲۰	کرتو	۶ "
۲۱	کالا خطائی	۸ "
۲۲	آنبہ	۹ "
۲۳	ننکانہ صاحب	۱۱ "
۲۴	ڈھیریدادوڈہ	۱۳ "
۲۵	کلسیاں	۱۴ "
۲۶	خانقاہ ڈوگراں	۱۶ "

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

جولائی ۱۹۶۰ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں مندرجہ ذیل احباب کو ماہ جولائی میں وی - پی کئے جا رہے ہیں۔ وصول فرما کر مشکور فرمادیں تاکہ اخبار جاری رکھنے میں سہولت ہو۔ درج شدہ تاریخ اصل تاریخ سے دس دن قبل کی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

نمبر خرید	نام خریدار	تاریخ
۳۲۸۴	محمد عقیل صاحب	یکم جولائی
۳۲۸۷	مبشر احمد صاحب تنویر	״
۳۱۱۰	راجہ محمد نواز صاحب ٹھیکیدار	״
۲۴۶	میر اللہ بخش صاحب تسنیم	״
۴۷۲	میاں رحمت اللہ صاحب	۲ جولائی
۴۰۷	میاں محمد شریف صاحب	״
۱۵۴	میاں شمس الدین صاحب	״
۳۲۸۸	چوہدری غلام رسول صاحب باجوہ	״
۱۰۱۷	احمد علی صاحب	۳ جولائی
۷۸۹	انچارج صاحب فضل عمر دار المطالعہ قصور	۴ جولائی
۲۴۴۲	کیپٹن زین العابدین صاحب	״
۳۰۹۲	نائیک محمد صدیق صاحب	״
۳۲۹۳	حوالدار غلام احمد صاحب	״
۱۴۳۲	چوہدری غلام احمد صاحب	۵ جولائی
۱۲۸۷	چوہدری جلال الدین صاحب	״
۲۴۶۹	F/S ہاشمی - ایم - ایس صاحب	״
۲۲۰۲	Major Abdul Latif Sh	״
۲۳۴۰	خواجہ محمد شریف صاحب	״
۲۷[illegible]	پیر محمد یوسف صاحب	۶ جولائی
۲۷۰۴	محمد منظور احمد خانصاحب ایاز	״
۵۵۱	سید نور الحق صاحب	״
۱۴۳	چوہدری محمد شفیع صاحب	״
۷۹۳	رشید احمد صاحب بٹ	۷ جولائی
۸۹۱	ایم - ایم لطیف صاحب	״
۲۴۹۸	چوہدری عاشق محمد خانصاحب	״
۳۲۹۷	ملک غلام محمد صاحب	״
۳۲۰۰	کلیم اللہ صاحب	״
۳۱۱۱	میاں عبد السلام صاحب	۸ جولائی
۳۰۴	غلام احمد صاحب	״
۱۹۶۰	مرزا عزیز احمد صاحب	۹ جولائی
۱۹۶۳	چوہدری شرف الدین صاحب احمدی	״
۱۸۰۲	محمد جمیل خانصاحب	״
۱۷۹۲	غلام احمد صاحب	״
۲۴۱۵	چوہدری بشیر احمد صاحب	״
۲۳۴[illegible]	لطیف احمد صاحب	״
۱۰۰۰	چوہدری شکر اللہ خانصاحب	״
۱۲۸	ماسٹر مامون خانصاحب	״
۱۵۲	مس اے - کیوڈین	۱۰ جولائی
۲۳۴۱	مرزا عبد الحمید خانصاحب	״
۲۷۴۳	ہدایت اللہ صاحب بگوی بی اے	״

نمبر خرید	نام خریدار	تاریخ
۲۰۷	چوہدری اللہ بخش صاحب	۱۱ جولائی
۱۳۴	سردار امیر محمد خانصاحب قیصرانی	״
۲۷۱۰	جماعت احمدیہ کوٹ خدا یار	۱۲ جولائی
۱۹۶۶	عبد الرحمٰن صاحب	״
۳۳۰۲	عنایت اللہ خانصاحب جٹ	״
۳۱۲۴	سید مبشر احمد صاحب	״
۳۱۲۵	سید مہر علی شاہ صاحب	״
۲۵۱۰	غلام مصطفےٰ صاحب	۱۳ جولائی
۱۲۴۹	ASHA AZIM SB	״
۵۸۲	چوہدری غلام محمد امین صاحب	״
۴۱۰	میسرز بڑ برادرز	۱۴ جولائی
۶۵۹	چوہدری نذیر احمد صاحب	״
۱۳۱۴	ملک عطا محمد خانصاحب	״
۲۱۰۲	چوہدری حیات محمد صاحب	״
۲۶۴۷	چوہدری سلطان محمد صاحب	״
۲۷۱۶	محمد اسلم صاحب ناصر	״
۲۷۱۳	میجر ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب	״
۲۷۱۵	منور احمد صاحب	״
۱۸۴۹	والدہ صاحبہ سید ابو الحسن صاحب	״
۳۲۹۲	راجہ غلام حسن خانصاحب	״
۲۹۹۷	ملک عبد المالک صاحب	۱۵ جولائی
۳۰۰۰	رسالدار غلام محمد صاحب	״
۳۰۰۳	بشیر احمد صاحب شریفی	״
۳۰۱۶	ظفر اقبال صاحب	״
۳۰۱۷	چوہدری انیس احمد صاحب	״
۳۰۰۲	حاجی محمد ابراہیم صاحب	״
۲۹۷۳	میاں عبد الرحیم صاحب	״
۲۹۸۸	نعمت اللہ صاحب چوہدری	״
۲۹۸۲	چوہدری دلاور حسین صاحب	״
۳۰۲۸	سید انور احمد صاحب شریفی	״
۳۰۳۱	محمد موسیٰ صاحب	״
۲۸۴۶	میجر سید محمود احمد شاہ صاحب	۱۶ جولائی
۳۰۴۸	عبد المالک صاحب	״
۳۰۳۸	چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ	״
۳۰۳۷	״ مہر خانصاحب	״
۳۰۳۶	״ محمد صادق صاحب	״
۳۰۳۵	مستری نذیر احمد صاحب	״
۳۰۳۴	محمد عبد اللہ صاحب	״
۳۰۳۹	سید محمد یوسف صاحب	״
۲۴۷۸	چوہدری جمال الدین صاحب ڈاکٹر	״

نمبر خرید	نام خریدار	تاریخ
۱۶۵۴	مولوی محمد بشیر صاحب	۱۶ جولائی
۱۸۲۹	بابو عطاء الرحمٰن صاحب قریشی	״
۲۵۱۷	مبارک احمد صاحب ہاشمی	۱۷ جولائی
۲۷۳۳	سید عبد المنان صاحب	״
۴۴۵	چوہدری شریف احمد صاحب	״
۷۶۷	״ جلال الدین صاحب	״
۲۶۱۴	مرزا عبد الحکیم صاحب	״
۳۰۴۷	چوہدری عطا محمد صاحب	״
۳۰۱۱	خواجہ محمد یوسف صاحب	۱۸ جولائی
۳۰۰۴	عطاء اللہ صاحب فاضل	״
۳۰۴۷	اے - ایچ محمد علی انور صاحب	۱۹ جولائی
۳۲۰۸	محمد خانصاحب	״
۱۹۹۵	پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ تلونڈی کھجور والی	״
۴۷۵	ایم - اے بیگم صاحبہ	״
۱۱	ملک رشید الدین صاحب انور	۲۰ جولائی
۲۲۴۰	میاں محمد عبد اللہ صاحب محمد امین صاحب	״
۲۹۶۷	مولوی محمد نواز صاحب	״
۲۹۶۸	سید خورشید احمد صاحب	״
۲۹۶۹	مستری محمد یوسف صاحب	״
۳۱۶۴	عبد الرحیم صاحب لاہور	״
۲۹۶۶	محمد اسمٰعیل صاحب احمدی	۲۱ جولائی
۲۹۴۴	منظور احمد صاحب	״
۳۱۶۲	ڈاکٹر محمد طارق خانصاحب	״
۴۱۳	چوہدری شرف الدین صاحب	״
۷۵	عبد اللطیف صاحب	״
۱۰۱۳	چوہدری محمد شریف صاحب	״
۶۲۱	״ محمود احمد صاحب احمدی	״
۱۳	میاں محمد رفیع صاحب	״
۱۰	مولوی عمر الدین صاحب	۲۲ جولائی
۳۷	چوہدری فضل الدین صاحب	״

نمبر خرید	نام خریدار	تاریخ
۱۰۴۳	اے - ایم بھٹی صاحب	״
۳۱۶۲	ڈاکٹر محمد طارق خانصاحب	״
۱۹۲۵	نور محمد خانصاحب	״
۲۳۶۸	محمد یوسف صاحب دھمی	۲۳ جولائی
۲۱۵۶	رشید احمد صاحب نمبردار	״ ״
۲۰۴۳	محمد عمر صاحب	״ ״
۲۶۴۰	منظور احمد صاحب	״ ״
۲۲۳۵	سعید احمد صاحب	۲۵ ״
۳۰۰۵	چوہدری ولی محمد صاحب	۲۶ ״
۳۰۷۸	ملک غلام احمد صاحب	״ ״
۳۰۷۶	فقیر اللہ صاحب	״ ״
۳۰۶۱	سید غلام مرتضیٰ صاحب	۲۷ ״
۳۰۸۱	خواجہ عبد اللطیف صاحب	۲۹ ״
۳۰۸۸	مسز جی اے کیو ملک صاحبہ	״ ״
۳۰۰۵	پیر ہارون الرشید صاحب	״ ״
۱۷۵۵	ملک منیر احمد صاحب	۳۰ ״
۲۴۲۶	مرزا رشید احمد صاحب	״ ״
۳۲۳۷	چوہدری منظور حسین صاحب	۳۱ ״
۳۲۳۱	چوہدری مقصود احمد صاحب	״ ״

کپڑے کے مقررہ نرخوں میں تبدیلی نہیں ہوگی

کراچی یکم جولائی۔ وزیر صنعت مسٹر ابو القاسم خاں نے کل یہاں ٹیکسٹائل مل اونرز کو بتایا کہ ٹیکسٹائل کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر جو قیمتیں مقرر کی گئی ہیں ان پر نظر ثانی کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

وزیر صنعت کل صبح ٹیکسٹائل مل اونرز سے بات چیت کر رہے تھے اس اجلاس میں کنٹرول سے پیدا ہونے والے دوسرے مسائل بھی زیر بحث آئے۔ کپڑے کے کارخانوں کے مالکان نے اس اجلاس میں جو نکات اٹھائے ہیں۔ ڈاکٹر نذیر احمد کی زیر صدارت ایک کمیٹی ان کا جائزہ لیگی۔

افغانستان کے پختون بھی "پختونستان" کے مسئلہ کو کوئی وقعت نہیں دیتے

یہ ہرگز کوئی زندہ مسئلہ نہیں ہے۔ پروفیسر ٹائن بی کا اعلان

لاہور ۳۰ر جون۔ پروفیسر ارنلڈ ٹائن بی نے کہا ہے میں نے ڈیورنڈ لائن کے دونوں جانب کے علاقوں کا دورہ کرکے یہ محسوس کیا ہے کہ پختونستان یا کھنڈ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اور یہ کوئی زندہ مسئلہ نہیں۔

پروفیسر ٹائن بی روٹری کلب میں تقریر کر رہے تھے آپ نے کہا میں نے پاکستان میں بسنے والے پختونوں سے گفتگو کرنے کے بعد اندازہ لگایا ہے کہ وہ پاکستانیوں کی حیثیت سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں

اور پاکستانی کہلا کر خوش ہوتے ہیں بعد میں میں نے افغانستان کا دورہ کیا۔ میرے ساتھ چار پاکستانی پختون بھی تھے۔ میں نے افغانستان کے پختونوں سے بھی بات چیت کی اور محسوس کیا کہ پختونستان بالکل زندہ مسئلے کی حیثیت نہیں رکھتا اور افغانستان کے عوام ڈیورنڈ لائن کو پاکستان اور افغانستان کے درمیان قطعی بین الاقوامی سرحد تصور کرتے ہیں۔

پروفیسر ٹائن بی نے کہا صدر محمد ایوب خاں نے کشمیر کے بارے میں صبر و تحمل اور مصالحت کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے یقیناً یہ پالیسی مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ آپ نے کہا میرے نزدیک صدر محمد ایوب خاں کی پالیسی جرأت مندانہ ہے اور وہ کامیاب ثابت ہوگی۔ آپ نے کہا جوں جوں روس اور چین کا دباؤ بڑھتا جائے گا۔ پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے قریب تر آتے جائیں گے۔

پاکستان میں پارلیمانی نظام حکومت نہیں چل سکتا

آئین کمیشن کو محض مشاورتی ادارہ کی حیثیت حاصل ہے۔ وزیر خارجہ کا بیان

راولپنڈی ۲ جولائی وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا ہے کہ پاکستان جیسے ملک میں جس کی آبادی کا پچاسی فی صد حصہ ناخواندہ ہو اور جس میں کوئی ٹھوس پارلیمانی نظام موجود نہ ہو۔ نہ ہی قومی مسائل کو اچھی طرح سمجھا جا رہا ہو۔ صحیح پارلیمانی نظام چل نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ اپنے صحیح نمائندے چننے سے قاصر ہیں۔

مسٹر منظور قادر کل صبح ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا انقلابی حکومت کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو اکمل کی ترقی پذیر دنیا میں ممتاز مقام مل جائے۔ آپ نے کہا آئین کمیشن سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ خود غور و خوض اور عوام کی رائے سے یہ معلوم کرے کہ کونسی طرز حکومت پاکستانی عوام کے مزاج کے مطابق ہے کمیشن سے کہا گیا ہے کہ وہ ملک کے سارے حالات و کوائف کا اچھی طرح جائزہ لے اور عوام کی طرف سے اس کے سامنے جو تجاویز پیش کی جائیں بلکہ خود اس کے ذہن میں جو تجاویز ہوں ان پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد اتفاق کی بنا پر فیصلہ کرے کہ پاکستان کو کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ آئین کمیشن کو یہ کام نہیں سونپا گیا کہ وہ ایک خاص طرز حکومت یا کسی متبادل نظام حکومت کے بارے میں عوام سے ووٹ لے۔

آپ نے کہا آئین کمیشن مجبور نہیں کہ انہی آئینی نظاموں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے جو اس وقت دنیا کے مختلف ملکوں میں مروج ہیں اسے حق حاصل ہے کہ وہ اگر مناسب سمجھے تو مختلف آئینی نظاموں کی اچھی باتیں چن لے۔ اسے یہ بھی اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو پاکستان کے لئے کوئی نیا نظام تجویز کرے جو اس وقت کے مروجہ نظاموں سے بالکل مختلف ہو وہ مختلف مروجہ نظاموں سے بعض اصول بھی جمع کرنے کا مجاز ہے۔ مسٹر منظور قادر نے اس خیال کا اظہار کیا کہ برطانوی یا امریکی طرز حکومت میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کی نسبت یہ طریقہ کہیں زیادہ آبرومندانہ ہوگا۔ کہ ہم اپنا الگ جمہوری نظام منتخب کریں۔ اگر دوسرے ممالک جن کے حالات ہم جیسے ہوں۔ ہمارا تیار کردہ نظام اپنا لیں تو یہ امر پاکستان کے لئے موجب افتخار ہوگا

پریس کانفرنس میں مسٹر منظور قادر سے خاص طور پر پوچھا گیا تھا کہ بعض ادارو بالخصوص بار ایسوسی ایشنوں نے پاکستان کے مستقبل کے آئین کے بارے میں جس رائے کا اظہار کیا ہے اس کے بارے میں ان کا (وزیر خارجہ کا) کیا رد عمل ہے؟ وزیر خارجہ نے جواب دیا پاکستان کے مستقبل کا آئین مرتب کرنے کا کام آئین کمیشن کو سونپا جا چکا ہے عوام کو سونپا نہیں گیا۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا۔ کیا حکومت آئین کمیشن کی سفارشات کو منظور کرنے کی پابند ہے؟ مسٹر منظور قادر نے جواب دیا کمیشن کی حیثیت دوسرے کمیشنوں کی طرح محض مشاورتی ادارے کی سی ہے جس طرح دوسرے کمیشنوں نے اپنی سفارشات پیش کی ہیں یہ کمیشن بھی اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ آئین کمیشن کو آئین ساز اسمبلی کی حیثیت حاصل نہیں کمیشن کی سفارشات کے بارے میں آخری فیصلے کی ذمہ داری صدر مملکت پر عاید ہوتی ہے۔ اور صدر نے عوام کی طرف سے مملکت کے آئین کی تدوین کا اختیار دے رکھا ہے آپ نے کہا کسی خاص نظام حکومت یا اس سے متبادل نظام حکومت کے حق میں رائے حاصل کرنا یا اس سلسلے میں گروہ بندی کرنا مفید ثابت نہیں ہوگا۔ کیونکہ کمیشن محض اکثریت کے خیالات کو سامنے رکھ کر سفارشات پیش کرے گا۔

آنکھوں کا آپریشن کرنیوالے عطائیوں کو قید اور جرمانہ کی سزا دی جائیگی

راولپنڈی ۲ جولائی۔ صدارتی کابینہ نے ایک آرڈی نینس کا مسودہ منظور کیا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ آنکھوں کے آپریشن کرنے والے عطائیوں کو ایک سال تک قید اور ایک ہزار روپے تک جرمانہ کی سزا دی جائیگی۔ اگر کسی عطائی کے آپریشن سے کسی شخص کی بینائی کم ہو جائے تو تین سال تک قید اور اگر وہ بالکل اندھا ہو جائے تو سات سال تک قید با مشقت کی سزا دی جائے گی۔

عراق کے یوم جمہوریہ کی تقاریب میں حصہ لینے کے لئے کابینہ نے ایک غیر سرکاری اور ایک سرکاری وفد بھیجنے کی بھی منظوری دی۔ غیر سرکاری وفد ان اصحاب پر مشتمل ہوگا۔ (۱) پروفیسر ایم ایم شریف ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کلچر لاہور (۲) مسٹر جمیل الدین عالی رائٹرز گلڈ کراچی (۳) میر خلیل الرحمن ایڈیٹر جنگ اور (۴) مسٹر عبدالوہاب نمائندہ ڈان مقیم ڈھاکہ۔

عراق جانے والے سرکاری وفد میں مسٹر ایم رے کے خٹک پاکستانی سفیر متعینہ عراق اور مسٹر طیب حسین آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی شامل ہونگے کابینہ نے ایک اور وفد کے ارکان کی منظوری دی۔ جو ایک حالیہ معاہدہ کے تحت مرجاوا زاہدان ریلوے سیکشن حکومت ایران کی تحویل میں دے گا۔ اس وفد کے قائد مسٹر این اے قریشی جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ہوں گے۔

درخواست دعا

ڈسکہ سے آج اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کی پھوپھی صاحبہ اہلیہ مکرم جناب ملک غلام نبی صاحب بہت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (شیخ نور الحق۔ ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب چک ۳۰ ضلع بہاولنگر نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو دینی و دنیاوی ترقیات سے مالا مال کرے۔ آمین۔

(منیجر روزنامہ الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴